فیضِ شیخ کا ایک مانع

یعنی

گوشت خورہ (پائیریا کا مرض)

مرتبہ حضرت صوفی محمد اقبال صاحب مہاجر مدنی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیض شیخ کا ایک مانع

یعنی

گوشت خورہ (پایریا کا مرض)

مرتبہ

حَضرت اقدس صُوفی **مُحمّد اقبَال** صَاحب (مدنی)

معاونت خصوصی برائے ترتیب و کمپوزنگ

حضرت جناب **آفتاب احمد** (مدینہ منورہ)

ترتیب و کمپوٹر کمپوزنگ: محمد نور باری

مکـــتبہ اقبـالیہ

نور حراء پبلیشرز

ای میل: noorbari786@gmail.com فون: 0092-312-2502281

۱۳ شوال ۱٤٤۳

بسم الله والحمدلله والصلاۃ والسلام علی رسول الله

امّا بعد!

اس تحریر میں منہ کی بدبو کا ' نفسِ شیخ میں رکاوٹ بننے کا ذکر ہے۔ اور مثال کے طور پر پہلے مسجد کے آداب لکھے جاتے ہیں۔

بلاعذر مسجد کی نماز چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھنے کے متعلق سخت وعیدیں آئی ہیں۔ اور عذر (بیماری وغیرہ) میں گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے۔ اور بعض ایسی بیماریوں میں ' جس سے دوسروں کو تکلیف ہوتی ہو ' اور گھن آتی ہو ' مسجد میں جانا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے۔ ایسے آدمی کو مسجد سے روکا جاسکتا ہے۔ اور وہ گھر میں نماز پڑھے۔ یہاں اِسی چیز کو بیان کرنا مقصود ہے۔

مسئلہ۔

مسجد میں کچا لہسن ' پیاز وغیرہ کھا کر جانا ' جس کی بو باقی ہو مکروہ تحریمی ہے۔ کیوں کہ اس سے فرشتوں کو اور مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ایسے شخص کو مسجد میں آنے سے منع کیا جائے۔ یہی حکم ہر اس چیز کا ہے جس سے فرشتوں اور نمازیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مثلاً گندہ دہنی (پائیریا) یعنی منہ کی بدبو والا اور گندہ بغل کے عارضے والا (ناک کان اور پاؤں کی انگلیوں ' حقہ بکثرت پینے والا) اور بعض امراض کی وجہ سے ' جس سے بدن اور کپڑوں میں بدبو ہو ' یا جس نے کوئی بدبو دار دوائی لگائی ہو ' قصاب اور مچھلی فروش ' جب کہ ان کے بدن یا کپڑوں میں بدبو ہو ' اسی طرح جذام اور برص کے مرض والے کو ' ان سب کو مسجد میں آنے سے منع کیا جائے۔ اگر عذر سے یا بھول کر نماز کے وقت بدبودار چیز کا استعمال ہو تو معذور ہوگا۔

(عمدۃ الفقہ ' آداب المساجد وغیرہ)۔

اَمراض

جذام اور گندہ دہنی وغیرہ امراض' جن سے لوگوں کو گھن آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے' ان امراض کی وجہ سے مریض پر کوئی گناہ نہیں ہوتا' اور اس غیر اختیاری حالت کی بناء پر جو لوگ نفرت کرتے ہیں' اس سے نفس ٹوٹتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور گناہوں کی معافی اور طہارت کے بعد درجات بلند ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی معیّت حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ٹوٹے دلوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایک بندے سے پوچھے گا کہ "اے میرے بندے! میں بیمار تھا اور تو مجھے پوچھنے نہ آیا۔" جس پر بندہ عرض کرے گا۔ کہ "اے اللہ! سبحانہٗ آپ کیسے بیمار ہو سکتے ہیں؟" ارشاد ہوگا کہ "اگر تم اس بیمار کے پاس جاتے تو مجھے وہاں پاتے۔" مریض کے لیے یہ سب فضائل ہیں۔ مگر مرض کی وجہ سے مسجد سے روکا جائے گا۔ فرشتوں کو اور اہلِ ادراک بزرگوں کو' بعض لوگوں کے جھوٹ بولنے اور غیبت کرنے کی وجہ سے ان کے منہ سے بدبو آتی ہے۔ یہاں ایک اہم تنبیہ یہ ہے کہ اُس مرض سے نفرت کرے' مریض سے نفرت نہ کرے۔ کیوں کہ یہ مرض ایک طبعی چیز ہے اور نفرت بھی طبعی ہے۔ اور اپنے تندرست ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرے اور یہ مسنون دُعا پڑھے۔ (الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ)

ایک جنازے کا قصہ

ایک جنازہ جارہا تھا جس کو تین آدمیوں نے اُٹھایا ہوا تھا اور چارپائی کا چوتھا پایہ ایک عورت نے اُٹھایا ہوا تھا۔ ایک بزرگ نے یہ حالت دیکھی تو عورت سے وہ پایہ لے لیا۔ نماز جنازہ پڑھ کر اس میت کو دفن کر دیا۔ اس بزرگ نے رات کو خواب میں دیکھا کہ وہ میت' ایک لڑکا تھا جس کا جنت میں بہت اعزاز واکرام ہو رہا تھا۔ اس لڑکے سے پوچھا کہ یہ سارا اعزاز واکرام کس عمل کی وجہ سے ہوا؟ لڑکے نے جواب دیا کہ میں ہیجڑا تھا۔ لوگ مجھ سے نفرت

کرتے تھے۔ اس لیے میرا جنازہ اُٹھانے والے بھی چار آدمی نہ ملے جس کی وجہ سے مجھے یہ اعزاز ملا۔

گندہ دہنی کی اقسام

آج کل یہ مرض بہت عام ہو رہا ہے۔ اس میں ایک تو حقیقی پائیریا ہوتا ہے۔ جس میں دانتوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ اگر جوان آدمی ہو اور دانت مضبوط ہوں تو اس کا علاج کیا جاتا ہے۔ جو کہ قیمتی ہے۔ مسوڑھوں کا آپریشن کر کے پیپ والی جڑ کو کاٹ دیتے ہیں۔ دانت سلامت رہتا ہے۔ یہ علاج لمبا ہونے کے ساتھ قیمتی بھی ہے۔ آسان علاج یہ ہے کہ سارے دانتوں کو نکلوا کر مصنوعی دانت لگوا لیے جائیں ورنہ پیپ' کھانے کے ساتھ شامل ہو کر معدے میں چلی جاتی ہے۔ جو کہ دوسرے کئی امراض پیدا کرتی ہے۔ منہ سے خون آنے کی دوسری وجہ' دانتوں کی صفائی نہ کرنا' مسواک نہ کرنا' کھٹے چونے کے زیادہ استعمال کرنے سے دانتوں پر ایک تہہ جم جاتی ہے جسے ٹارٹر کہتے ہیں یہ ہماری مسوڑھوں پر خون کی باریک رگوں کے دوران کو متاثر کرتی ہے۔ منہ سے خون آتا ہے' جس کی وجہ سے بدبو آتی ہے۔ اگر ٹارٹر کو مشین کے ذریعے صاف کرا لیا جائے تو بدبو ختم ہو جاتی ہے۔ منہ سے بدبو آنے کی تیسری وجہ نمر معدہ کا کمزور ہونا ہے۔ اس میں ایک والو ہوتا ہے جو نیچے سے معدے کی بدبودار ہوا اور دوسری چیزوں کو نہیں روکتا۔ جس کی وجہ سے بدبو آتی ہے۔ اس کی بدبو بھی پریشان کن ہوتی ہے۔ مگر پائیریا سے کم ہوتی ہے۔ اور ایک بدبو روزے کی حالت میں شام کے وقت معدے کے خالی ہونے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جو کہ بہت معمولی ہوتی ہے۔ اس کی فکر نہیں۔ وہ روزہ افطار کرنے کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ اب ہم اس تحریر کا مقصد لکھتے ہیں۔ اس حالت کا فیض شیخ میں رکاوٹ بنتا ہے فیض شیخ: ایک سینے سے دوسرے سینے میں اثرات کا آنا ہے۔ اس میں اصل چیز روحانی قرب اور محبت ہے۔ لیکن حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ اور مشاہدہ بھی ہے کہ جسمانی قرب کو روحانی ترقی میں بڑا دخل ہے۔ یہ فیض محبت' میلان اور توجہ کے واسطے سے آتا ہے جیسے باپ کو بیٹے پہ اور استاد کو شاگرد پہ۔ جیسے ان کا دھیان

کرنا اور اس کی اصلاح کے لیے دل میں حرص ہونا۔ شیخ کی طرف سے حرص ہونا اور اس کے لیے دعا کرنا اور مرید کا شیخ کی طرف سائلانہ افتقار کی محبت سے متوجہ رہنا۔ اس لائن کی توجہ سے کوئی خطرہ نہیں۔ ایک توجہ، مشائخ نے اپنے تجربات سے کچھ توجہ کے طریقے نکالے ہیں جس میں مرید کو سامنے بٹھا کر اس کے قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور محبتِ الٰہی یا خشیتِ الٰہی، جس قسم کا مضمون ڈالنا ہو، اپنے قلب کے خیال سے اس کے قلب سے ٹکراتے ہیں۔ اس کا فائدہ بھی ہوتا ہے۔ معروف توجہ اسی کو کہتے ہیں۔ مگر یہ صرف مرید کو متوجہ کرنے کی لیے ہوتا ہے۔ دائمی اصلاح تو اختیاری اعمال کو اختیار کرنے سے ہوتی ہے۔ اور اس قسم کی توجہ مرید عورتوں کو ہرگز نہ دی جائے۔ نہایت خطرناک ہے۔ اس کے متعلق بندے کا مستقل مضمون شائع ہو چکا ہے اور عورتوں کو اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی جیسے ذکرِ جہر کی ضرورت نہیں ہوتی بہر حال شیخ کا فیض حاصل کرنے کے لیے اس کے قریب بیٹھے اور اس کے قلب کی طرف سائلانہ متوجہ رہنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چناں چہ اگر شیخ اپنے خلوے میں بیٹھا ہو اور پردہ صرف کپڑے ہی کا ہو تو باہر مجمع پر کوئی خاص اثر نہیں ہوتا۔ مگر جب پردہ ہٹا دیا جائے تو حاضرین پر اثر ہوتا ہے۔ اور کسی کو خصوصی طور پر متوجہ کرنے کے لیے شیخ اپنی طرف بلا لیتا ہے۔ اور عام محاورہ ہے: "میرے قریب آ اور میری طرف دیکھ۔" اس میں حدیث جبریل علیہ السلام سے سبق سیکھنا چاہیے کہ حضرت جبریل علیہ السلام، صحابہ کرامؓ کو دین کے سارے شعبے بتلانے کے لیے تشریف لائے اور صحابہ اکرامؓ کو متوجہ کرنے کے لیے انھوں نے نبی کریم ﷺ سے سوالات کیے کہ ایمان، اسلام اور احسان کیا ہے؟ تو ان کے جانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ جبریل علیہ السلام تھے جو تمھیں تمھارا دین سکھانے آئے تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام کے حضور اکرم ﷺ کے بالکل قریب بیٹھنے کا نقشہ حدیث پاک میں اس طرح کھینچا ہے:-

فاسند رکبتیه الی رکبتیه ووضع کفّیه علی فخذیه۔ (الحدیث)

ترجمہ : دوزانو اس طرح بیٹھ گیا کہ اپنے گھٹنے آنحضرتؐ کے گھٹنوں سے ملا دیے اور اپنے ہاتھ حضورؐ کی رانوں پر رکھ دیے۔

اس طرح قرب اور بُعد کا فرق صحابیٔ رسولؐ حضرت حنظلہؓ کے بیان میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمتِ عالی میں حاضر ہوتے ہیں تو جنت اور دوزخ ہمارے سامنے ہوتی ہے۔ اور وہاں سے دور ہونے میں وہ بات نہیں ہوتی تھی۔ جس کو وہ منافقت سمجھے اور بہت ڈرے۔

اس قسم کے امراض میں چوں کہ بدبو ہر وقت ساتھ ہوتی ہے۔ اس لیے مریض کو اس کا احساس نہیں ہوتا لیکن اس احساس کا نہ ہونا دراصل لاپروائی ہے جیسے متکبر کو اپنے کبر کا پتا نہیں چلتا۔ دوسرے پر ظاہر ہو جاتا ہے اور یہ معاف نہیں، کیوں کہ دراصل یہ لاپروائی سے ہے۔ اگر غور کرے تو پتا چل جائے۔

بیماری کی حالت میں اپنے بعض دوستوں اور بعض معزز لوگوں میں یہ مرض دیکھا اور دل میں تڑپ پیدا ہوئی کہ ان کو متوجہ کیا جائے۔ بہر حال متوجہ کرنا گناہ نہیں مگر شرمناک ہے۔ اس لیے یہ تحریر لکھ دی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور ہمیں ظاہری و باطنی امراض سے نجات دلائے۔

جب تک مُرید ہو یا شیخ ہو ان کو کسی طبیب سے مشورہ کر کے علاج کرانا چاہیے اور جب تک آرام نہ آئے تو قریب کی صحبت کے بجائے دور سے خط و کتابت رکھے۔ مرض کی وجہ سے ان شاء اللہ

بخیر قریب آنے کا فائدہ حاصل ہو جائے گا۔ یہاں ایک بہت سستا بہت مجرب نسخہ اس مرض کا لکھتا ہوں۔ کالی مرچ ایک تولہ' سرکہ جامن ایک تولہ' نمک لاہوری چار تولے' اور پھٹکری بریاں چار تولے سرکے کو پھٹکری میں حل کرلے۔ پھر تینوں چیزوں کو الگ الگ پیس کر اچھا پیس لیں' پھر تھوڑا سا منجن رات کو اور صبح کو مسوڑھوں پر ملیں پانی نکل جائے گا' پھر کلی کرلیں' منجن اندر نہ جائے الٹی آنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ تین چار روز میں ان شاء اللہ فائدہ محسوس ہوگا پندرہ روز تک استعمال کریں' خوراک کم کھائے۔

سیہ دل تبہ کار ہوں لیکن فدائی ہوں اللہ کے عاشقوں کا

یہ امید رکھتا ہوں لطف ازل سے کہ اس دل پہ پرتو پڑے صادقوں کا

ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انك على كل شيء قدير .وصلى الله تعالى على خير خلقه سيدنا و مولانا محمد وعلى آله وصحبه بر حمتك ياارحم الراحمين.

محمد اقبال' مدینہ منورہ

۱۴/ رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ

ناشر
مکتبہ حضرت شاہ زبیرؒ
خانقاہ شریف و جامع مسجد جبلیلیہ
ایس-ٹی-۵،۳ سی سرجان ٹاؤن
کے-ڈی-اے اسکیم نمبر ۴۱ کراچی
فون ۶۹۱۱۱۳۹۱